

آواز سنی، جو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ سیدہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ شخص آپ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تو یہ حفصہ کے رضاعی چچا لگتے ہیں۔ سیدہ نے عرض کیا: اگر میرے رضاعی چچا زندہ ہوتے، تو کیا وہ میرے گھر آ سکتے تھے؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! رضاعت سے وہ رشتہ حرام ہو جاتے ہیں، جو خون سے حرام ہوتے ہیں۔“

(صحیح البخاری: 2646، صحیح مسلم: 1445، واللفظ لہ)

**سوال ⑤:** کیا قرآن مجید کی قسم اٹھانا جائز ہے؟

**جواب:** قرآن مجید کی قسم اٹھانا جائز ہے، کیونکہ مخلوق کی قسم ناجائز اور حرام ہے، جبکہ قرآن مجید اللہ رب العزت کی حقیقی کلام اور اس کی صفت ہے، مخلوق نہیں۔ جو شخص قرآن مجید کی قسم اٹھانے کے بعد اسے توڑے، اس پر کفارہ بھی واجب ہوگا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کی قسم اٹھانا جائز ہے، اسی طرح اس کے اسما و صفات کی قسم بھی جائز ہے۔ اس پر امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے، جیسا کہ:

✽ امام اندلس، حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَالَّذِي أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْعُلَمَاءُ فِي هَذَا الْبَابِ؛ هُوَ أَنَّهُ مَنْ حَلَفَ بِاللَّهِ، أَوْ بِاسْمِ مَنْ أَسْمَاءُ اللَّهِ، أَوْ بِصِفَةٍ مِّنْ صِفَاتِهِ، أَوْ بِالْقُرْآنِ، أَوْ بِشَيْءٍ مِّنْهُ، فَحَنَثَ؛ فَعَلَيْهِ كَفَّارَةٌ يَمِينٍ عَلَى مَا وَصَفَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مِنْ حُكْمِ الْكَفَّارَةِ، وَهَذَا مَا لَا خِلَافَ فِيهِ

عِنْدَ أَهْلِ الْفُرُوعِ .

”اس سلسلے میں جس بات پر اہل علم کا اجماع ہے، وہ یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کے کسی اسم گرامی، اس کی کسی صفت، قرآن کریم یا اس کی کسی آیت یا سورت کی قسم اٹھاتا ہے اور پھر اسے توڑ دیتا ہے، اس پر قسم کا وہی کفارہ واجب ہوگا، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ اہل فروع کے ہاں اس بارے میں کوئی بھی اختلاف نہیں۔“

(التمہید لما فی المؤطّٰ من المعانی والأسانید : 369/14)

✽ علامہ ابن ہبیرہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ الْيَمِينَ مُنْعَقِدَةٌ بِاللَّهِ، وَبِجَمِيعِ أَسْمَائِهِ الْحُسْنَى، وَبِجَمِيعِ صِفَاتِ ذَاتِهِ؛ كَعِزَّتِهِ، وَجَلَالِهِ، وَعِلْمِهِ، وَقُوَّتِهِ، وَقُدْرَتِهِ، وَاسْتَشْنَى أَبُو حَنِيفَةَ عِلْمَ اللَّهِ، فَلَمْ يَرَهُ يَمِينًا، وَكَذَا حَقَّ اللَّهُ .

”اس بات پر امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کے اسماءِ حسنی، اس کی تمام ذاتی صفات، مثلاً؛ عزت، جلال، علم، قوت اور قدرت، کی قسم منعقد ہو جاتی ہے۔ البتہ امام ابو حنیفہ نے اللہ تعالیٰ کے علم اور اللہ کے حق کی قسم کو مستثنیٰ کیا ہے کہ اس کی قسم نہیں ہوتی۔“

(کتاب الإجماع، کما فی فتح الباری لابن حجر : 535/11)

اجماع امت ہی معتبر ہے، امام ابو حنیفہ کی انفرادی رائے اجماع امت کے مقابلے میں قابل قبول نہیں۔